بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۱ — ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم منگل

The Daily ALFAZL

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۴ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۴۳

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جو لوگ قرآن کریم سیکھتے اور سکھاتے ہیں وہ دوسروں سے بہتر اور افضل ہیں

یہ کتاب ہر جہت سے اور ہر لحاظ سے اِنتہائی کمال پر پہنچی ہوئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا (الفرقان: ۳۳)

ترجمہ:- ہم نے (قرآن کو) مختلف سورتوں اور وقتوں میں اِس لئے اُتارا ہے کہ ہم اس کے ذریعے تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں اور ہم نے اسے نہایت عمدہ بنایا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

ترجمہ:- تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرآن (کریم) کو سیکھتے ہیں اور پھر دوسروں کو بھی سکھاتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب (قرآن کریم) انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت۔ کیا باعتبار ترتیب مضامین۔ کیا باعتبار تعلیم۔ کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم۔ کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت۔ خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد۔ خواہ بلحاظ تعلیم۔ خواہ بلحاظ پیشگوئیاں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

"قرآن شریف ایسا معجزہ ہے کہ نہ اوّل مثل ہوا اور نہ آخر کبھی ہوگا۔ اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اسی پایہ اور رُتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمّت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محمد محی الدین صاحب و عاصمہ بیگم صاحبہ کو بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کراچی میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدر آباد دکن کی پڑپوتی اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (26/3 بہادر آباد روڈ نمبر ۱۴۔ کراچی نمبر ۵) کی پوتی نیز حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ کی پڑنواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے بہت بلند اقبال، خادمۂ دین اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللھم آمین

مکرم انعام اللہ صاحب لاہور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا بیٹا شدید بیمار ہے نیز ان کی بیٹی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

آنکھوں کا معائنہ کرانے والے احباب کے لئے

ضروری اِطلاع

محترم جناب ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ماہر امراضِ چشم اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو گئے ہیں اور آپ نے اب اپنے کلینک واقعہ "پام ویو" ۵ ڈیوس روڈ لاہور میں شام کو مریضوں کو دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ ربوہ کے وہ احباب جو فیس ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں آپ سے مشورہ حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کے معائنہ کے لئے آپ نے اتوار کا دن مقرر فرمایا ہے ایسے احباب اتوار کے روز ۴ بجے سے ۶ بجے شام تک کلینک میں آنکھوں کا معائنہ کرا کے آپ سے مفت مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۲۴ر اخاء ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوحانی حیات اور روحانی ممات میں مابہ الامتیاز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو قسم کے لوگوں کا بار بار ذکر کیا ہے، ایک وہ جو ایمان لاتے اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں، دوسرے وہ جو کفر کا راستہ اختیار کرتے اور اللہ کے نشانوں اور آخرت کو جھٹلاتے ہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد انجام پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ ۝ (الروم آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کے مطابق عمل بھی کیا انہیں عالیشان باغ میں خوشی پہنچائی جائے گی۔

اسی طرح کفار کا راستہ اختیار کرنے نیز اللہ کے نشانوں اور حیاتِ اُخروی کا انکار کرنے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَۃِ فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ (الروم آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کا اور اُخروی زندگی کے حاصل ہونے کا انکار کیا وہ عذاب کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔

چونکہ اچھے انجام کے لئے محض ایمان لانا اور اعمالِ صالحہ بجا لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ریا اور تکبر سے بچتے ہوئے کمال عاجزی کے ساتھ ان پر پوری چوکسی اور مستعدی سے مداومت اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ ایمان لانے کے بعد اپنی بد اعمالیوں کے نتیجہ میں اسے ضائع بھی کر دیتے ہیں یا علی الاعلان کفر کی طرف لوٹ جاتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے میں مداومت اختیار کرنے اور ایمان کو ضائع ہونے اور اعمالِ صالحہ کو حبط ہونے سے بچانے کا ایک خاص طریق بھی بیان فرمایا اور وہ یہ کہ ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ایمان اور اعمالِ صالحہ پر نازاں نہ ہوں اور انہیں ہی اچھے انجام یا خاتمہ بالخیر کے لئے کافی نہ سمجھیں بلکہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے دن اور رات کے ہر حصہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے اور اس کا ذکر کرنے میں مصروف رہیں۔ ان کا کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تسبیح و تحمید سے خالی ہو۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ۝ (الروم آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ پس (اے ایمان لانے اور نیک اعمال بجا لانے والو اگر اس میں مداومت اختیار کر کے اچھے انجام سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہو تو) اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کے وقت میں داخل ہو یا صبح کے وقت میں داخل ہو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے۔ اور بعد دوپہر بھی اس کی تسبیح کرو اور اسی طرح (عین) دوپہر کے وقت بھی۔

یہ حکم اس لئے دیا کہ دن اور رات کے ہر حصہ میں ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے اور اللہ کی یاد سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہ رہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے مومنوں کو اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کی رُو سے اطمینانِ قلب کی دولت میسر آئے گی اور اطمینانِ قلب کی یہ کیفیت دل کے ایمان پر کلی مطمئن ہونے کی آئینہ دار ہوگی۔ اس طرح ان کے کفر کی طرف واپس لوٹ جانے کا امکان ختم ہو جائے گا۔ ورنہ جب تک قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ کی کیفیت پیدا نہ ہو ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کے باوجود اس امر کا امکان باقی رہتا ہے کہ انسان ایمان ضائع ہونے اور اعمال حبط ہونے کے بعد پھر کفر کی طرف نہ لوٹ جائے اور ایک دفعہ روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کے بعد پھر روحانی موت کی آغوش میں نہ جا سوئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں بتایا کہ جس طرح روحانی طور پر مُردہ لوگوں یعنی کافروں میں سے سعید فطرت رکھنے والے ایمان لا کر روحانی طور پر زندہ ہو جاتے ہیں اسی طرح ان مومنوں میں سے جو روحانی طور پر زندہ ہوتے ہیں بعض لوگ اپنے ایمان کو ضائع کر کے اور پھر کفر اختیار کر کے روحانی مُردوں میں جا شامل ہوتے ہیں اس طرح مُردوں میں سے زندوں کے نکلنے اور زندوں میں سے مُردوں کے نکلنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے اسی لئے فرمایا:۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ط وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ۝
(الروم آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔

الغرض خاتمہ بالخیر اور اچھے انجام کے لئے صرف ایمان اور اعمالِ صالحہ ہی کافی نہیں ہیں بلکہ ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اُس کے ذکر میں مشغول رہ کر کفر کی طرف لوٹنے کے امکان کا کالعدم ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ امکان تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی میں شغف و انہماک اختیار کرنے سے ختم ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکرِ الٰہی کرنے والے کو زندہ اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کو مُردہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (بخاری کتاب الدعوات)

ذکرِ الٰہی کرنے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے وہ روحانی طور پر زندہ ہے اور جو ذکرِ الٰہی میں مشغول نہیں رہتا وہ روحانی طور پر مُردہ ہے۔

الغرض ذکرِ الٰہی میں شغف روحانی حیات اور روحانی ممات میں مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شغف ایمان کے ضائع ہونے اور ایک مومن کے کفر کی طرف لوٹنے کے امکان کو کالعدم کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

(۱) "ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اُسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۴)

(۲) "اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳)

درخواستِ دُعا

مکرم منشی سردار محمد صاحب سابق کاتب روزنامہ الفضل کے بیٹے کا بازو گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد شریف اختر۔ کارکن دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہؓ سے لطیف مزاح

مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ:

دنیا میں ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا۔ آپ کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے۔ غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا تعصب اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے وسیع اخلاق کے مالک تھے اور آپ کے اخلاق کریمانہ کا ایک نمایاں خاصہ یہ تھا کہ آپ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اس کی دلجوئی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے۔ اس امر کی خود خداتعالیٰ نے بھی گواہی دی۔ فرمایا:۔

"لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝"
(الشعراء:۴)

آپ دشمنوں کی کمال درجہ کی حکمت عملی سے تالیف قلب فرماتے۔ دوست ہو یا دشمن، مسلمان ہو یا کافر ہر ایک کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک فرماتے اور مکارم الاخلاق اور وسیع الظرفی کا اظہار فرماتے۔ آپ ملنے جلنے والوں کی عزت افزائی اتنی حوصلہ افزائی اور عزت و تکریم فرماتے کہ ہر کوئی سمجھتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص سلوک صرف اسی کے ساتھ ہے۔ اس بارہ میں فاتح مصر حضرت عمروؓ بن العاص کا بیان ہے:۔

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بوجھہ وحدیثہ علی اشر القوم یتألفھم بذلک فکان یقبل بوجھہ وحدیثہ علیّ حتی ظننت انی خیر القوم فقلت یا رسول اللہ انا خیر او ابوبکر فقال ابوبکر۔ فقلت یا رسول اللہ انا خیر ام عمر فقال عمر۔ فقلت یا رسول اللہ انا خیر ام عثمان؟ فقال عثمان۔ فلما سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصدقنی فلوددت انی لم اکن سألتہ۔"
(شمائل ترمذی۔ باب ماجاء فی خلق رسول اللہ ﷺ)

یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سے بڑے لوگوں کے ساتھ بھی نہایت خوش روئی اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کا یہ سلوک میرے ساتھ بھی تھا جس پر ایک روز میں نے آپ سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! میں اچھا ہوں یا حضرت ابوبکرؓ؟ فرمایا۔ ابوبکرؓ۔ میں نے کہا۔ میں بہتر ہوں یا عمرؓ فرمایا عمرؓ۔ میں نے تیسری دفعہ عرض کیا۔ میں اچھا ہوں یا حضرت عثمانؓ تو فرمایا۔ عثمانؓ! اس پر میرے دل میں یہ حسرت پیدا ہوئی کہ کاش میں نے یہ نہ پوچھا ہوتا۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لاریب نہایت ہی عمدہ مزاج پایا۔ آپ کے عظیم روحانی فرزند مہدی دوراں مدح سرا ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزوں و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت و رحمت، ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۷۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو آپ انتہائی مصروف نظر آتے تھے کبھی آپ اللہ کی یاد میں آنسو بہاتے دکھائی دیتے ہیں تو کبھی قوم کی اصلاح و ہدایت کے غم میں مارے مارے پھرتے ہوئے اور اس راہ میں ہر طریقہ سے لوگوں کے طعن و تشنیع کا نشانہ بنتے ہوئے۔ ہم آپ کو کبھی اپنے صحابہؓ کو نصائح اور ان کی اعلیٰ درجہ کی تربیت کرنے میں ہمہ تن مشغول پاتے ہیں تو کبھی محض اللہ کے نام کو دنیا میں بلند کرنے اور قائم رکھنے کی خاطر میدان جہاد میں اللہ کے دین کے دشمنوں سے برسرپیکار۔ گویا آپ کی زندگی میں کوئی بھی لمحہ فارغ نظر نہیں آتا۔ لیکن ان مصروفیات کے باوجود آپ اپنے اہل بیت اور اہل مجلس سے ہنسی خوشی باتیں کرتے اور پاکیزہ اور لطیف مزاح کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ جبکہ آپ کو قرآن نے

"بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ"

کے خطاب سے نوازا ہے۔

کثرت مذاق دل کے فساد۔ ہر وقت یونہی ہنستے رہنے کا وارث منکر اللہ کے ذکر سے غافل کر دیتا اور اس کے خوف کو دل سے نکال دیتا ہے چنانچہ اسی لئے آپ کثرت مذاق اور بے جا ہنسنے سے ہمیشہ بچتے۔ عمر بھر کبھی قہقہہ لگا کر ہنسنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اگر کبھی ہنسنے کا موقع آیا تو بس اتنا ہنسے کہ بمشکل داڑھیں (نواجذ) بھی نظر آئیں، اور آپ کا یہ ہنسنا بھی محض ظاہراً ہوتا تھا۔ ہند بن ابی ہالہ کی اس بارہ میں شہادت یہ ہے:۔

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ طویل السکت لا یتکلم فی غیر حاجۃ"
(شمائل ترمذی۔ باب ماجاء کیف کان رسول اللہ ﷺ)

یعنی رسول اللہ ﷺ ہر وقت حزین و غمگین رہتے، ہر وقت فکرمند ہوتے آپ کو (دنیوی) راحت میسر نہ تھی۔ آپ لمبے عرصہ تک خاموش رہتے اور ضرورت کے بغیر کلام نہ فرماتے لیکن یہ ضرور ہے کہ آپ بعض اوقات مصلحت کے پیش نظر اپنے مخاطب کے مخالطت و موانست کے لئے مزاح فرماتے اور صرف تبسم فرماتے رہتے۔ جیسے حضرت جابرؓ بن سمرہؓ کی روایت ہے۔

"کان لا یضحک الا تبسما"

ورنہ آپ کا عام دستور اور اپنے صحابہؓ کو یہی حکم تھا کہ

"لا تمار اخاک ولا تمازحہ"

اس پر ایک مرتبہ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ حضور آپ ہمیں تو مذاق کرنے سے منع فرماتے ہیں اور خود ہمارے ساتھ مذاق فرما لیتے ہیں تو اس پر آپ نے فرمایا:۔

"انی لا اقول الا حقا"
(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مزاح رسول اللہ)

گویا صرف ایسا مذاق منع ہے۔ جو جھوٹ۔ فضولیت، لغویت، استہزاء تکلیف دہ امور اور خواہ مخواہ ہنسنے پر مشتمل ہو لیکن سچی بات اگر مذاق اور تفنن کے رنگ میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ اسی کے مطابق آنحضورؐ کا مزاح سچائی پر مبنی ہوتا اس میں کسی کی توہین، تذلیل اور تحقیر نہ ہوتی بلکہ وہ نہایت لطیف پیرائے میں مزاح کا حکم رکھتا تھا۔ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہوتی۔ وہ ہلکا پھلکا اور نصیحت آموز بھی ہوتا اور اس میں ذہانت کا پہلو بھی نمایاں طور پر موجود ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

"احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن"

کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ اور تمام لوگوں کو بلا لو اور اس کے لئے کمر بستہ ہو اور تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں قرآن کریم کا تیسرا حصہ سناؤں گا۔ اس پر لوگ اس خیال سے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کا تیسرا حصہ (۱۰ پارے) آج ہمیں
سنانے والے ہیں بڑی تیاری کر کے اکٹھے ہو
گئے۔ اتنے میں رسول اللہؐ تشریف لائے
اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کر کے واپس
تشریف لے گئے۔ اس پر صحابہؓ آپس میں
چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ حضورؐ نے تو فرمایا
تھا کہ میں ثلث القرآن سناؤں گا۔ اسی
اثناء میں حضورؐ دوبارہ تشریف لا کر فرمانے
لگے:۔

"یہ سورۃ قرآن کے تیسرے
حصہ کے برابر ہے۔"

(ترمذی ابواب فضائل القرآن۔ باب ما
جاء فی فضل سورۃ الاخلاص)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ
ایک مرتبہ آنحضورؐ اپنے صحابہؓ سے فرمانے
لگے تم میں سے کسی کسی کو قرآن کا تیسرا
حصہ یاد ہے اس پر صحابہؓ گھبرا گئے تو فوراً
ہی حضورؐ فرمانے لگے۔ کیا تم کو سورۃ الاخلاص
یاد نہیں۔ یہی تو ثلث القرآن کے برابر ہے

ایک مرتبہ ایک بڑھیا حضورؐ کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی۔

"یا رسول اللہ میرے لئے دعا
فرمائیں کہ خدا مجھے جنت میں
داخل فرمائے"

اس پر آپؐ نے فرمایا:۔

"یا ام فلان! ان الجنۃ
لا تدخلھا عجوز"

اس پر وہ عورت روتی ہوئی واپس لوٹی تو
آپ فرمانے لگے۔ اسے بتا دو کہ وہ بڑھیا
ہونے کی حالت میں جنت میں داخل نہ ہو گی
بلکہ اللہ فرماتا ہے:۔

"انا انشأنٰھن انشاءً
فجعلنٰھن ابکارًا۔"

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی مزاح
رسول اللہ)

ایک مرتبہ ایک بدصورت سا شخص
بازار میں بیٹھا کچھ سودا سلف بیچ رہا تھا
حضورؐ کو اس سے محبت تھی۔ حضورؐ اس
کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے اس کی
آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے تاکہ وہ پہچان
نہ سکے۔ اس پر وہ بولا:۔

"من ھذا ارسلنی"
کون ہے؟ مجھے چھوڑ دیں!

اس پر اس نے ذرا توجہ کی تو نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اپنی کمر کو رسول
اللہؐ کے سینہ کے ساتھ تبرک اور لذت
حاصل کرنے کے لئے ملنے لگا۔ اس پر آنحضورؐ
نے فرمایا:۔

"اسے کون خریدے گا؟"

اس پر ایک شخص بولا:۔

"اذاً واللہ تجدنی کاسدًا"

یعنی تب تو میں گھاٹے میں پڑنے
والا ہوں گا۔ اس پر فرمایا۔

"انت عند اللہ غالٍ"
نہیں تم خدا کے نزدیک گھاٹا
کھانے والے ہرگز نہیں ہو۔

اس میں آنحضورؐ کا مزاح بھی ہے تو
ایک معمولی انسان جسے ہر کوئی دھتکارتا
ہے کے ساتھ اظہار ہمدردی اور شفقت
کا پہلو بھی۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک
شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
سواری کے لئے ایک اونٹ کی درخواست
کی اس پر آپؐ نے ازراہ مذاق فرمایا۔

"انی حاملک علی ولد
ناقۃ"

یعنی میں تو تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار
کروں گا۔ وہ شخص پریشان سا ہو کر
عرض کرنے لگا حضورؐ میں اونٹنی کے
بچے کو لے کر کیا کروں گا؟ اس پر فرمایا۔

"کیا اونٹنی ہی اونٹ کو
نہیں جنتی؟"

(ترمذی ابواب البر والصلہ باب ما جاء
فی المزاح)

اس بات میں جہاں مزاح ہے وہاں
پر لطیف اشارہ یہ بھی ہے کہ انسان کو اپنے
مخاطب کی بات غور سے سننی چاہیئے اور
پھر اس کے متعلق سوچ کر کچھ کہنا چاہیئے

حضرت انسؓ بن مالک کے ایک
چھوٹے بھائی کو ابو عمیر کی کنیت
سے پکارا جاتا تھا۔ انہوں نے ایک چھوٹا
سا پرندہ جسے عربی میں نغر کہتے ہیں
پال رکھا تھا۔ اہل مدینہ کے نزدیک اس
سے مراد بلبل ہے۔ آپؓ اس سے بڑا
پیار کرتے تھے اور ہر وقت اس کے
ساتھ کھیلتے رہتے تھے۔ ایک روز خدا کا
کرنا ایسا ہوا کہ وہ پرندہ مر گیا اس پر ابو عمیر
کو بڑا غم پہنچا جب اس کی اطلاع آنحضورؐ
کو ہوئی تو آپ ابو عمیر سے مخاطب ہو کر
فرمانے لگے:۔

"یا ابا عمیر ما فعل
النغیر؟"

"نغیر" نغر کا اسم تصغیر عمیر کے
وزن پر بنا کر آپ نے ابو عمیر سے ایک ہلکا
سا مذاق کیا۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ باب
ما جاء فی المزاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضورؐ مجھ سے ہم بات کرتے ہوئے
اکثر "یا ذا الاذنین" کہہ کے مخاطب
فرمایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی باب ما جاء
فی صفۃ مزاح رسول اللہ)

یعنی آپ مزاقاً فرمایا کرتے تھے۔
"اے دو کانوں والے!

لیکن اس میں صرف مذاق ہی نہ تھا بلکہ اس
میں بات کو اچھی طرح سے کان لگا کر سننے
کی طرف توجہ بھی دلائی گئی ہے کہ اے دو
کانوں والے! غور سے بات سنو!

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک
مرتبہ ایک شخص آنحضورؐ کی خدمت میں
حاضر تھا اسے اچانک چھینک آگئی اس
پر اس کے منہ سے نکل گیا۔

"السلام علیکم"

اس پر آنحضورؐ بھی مزاقاً فرمانے لگے:۔

"علیک وعلیٰ امک"

(ترمذی ابواب الاستئذان باب ما جاء
کیف یشمت العاطس)

یعنی تجھ پر بھی (اللہ کی سلامتی ہو)
اور تیری ماں پر بھی۔

ایک بادیہ نشین صحابیؓ جن کا نام
زاہر ابن حرام الاشجعی تھا اکثر آنحضورؐ
کی خدمت میں تحفے پیش فرمایا کرتے تھے
آنحضورؐ کو ان سے بہت محبت تھی۔

چنانچہ آپؐ بھی انہیں ایسی اشیاء
ضرورت عطا فرمایا کرتے تھے جن کی
انہیں ضرورت ہوتی۔ ایک روز جب وہ
آنحضورؐ کی خدمت اقدس سے واپس
تشریف لے جانے لگے تو حضورؐ نے فرمایا:۔

"ان زاھرا بادیتنا
ونحن حاضروہ"

(شمائل ترمذی۔ باب ما جاء فی
صفۃ مزاح رسول اللہؐ)

یعنی زاہر ہمارے گاؤں کے
رہنے والے ہیں (یعنی دیہاتی)
اور ہم اس کے شہری ہیں۔

ان واقعات سے یہ روز روشن کی طرح عیاں
ہو جاتا ہے کہ آنحضورؐ متواصل الاحزان
دائم الفکر اور خاموش طبع ہونے کے باوجود
بڑے ہی شائستہ پیرائے میں مزاح فرمایا
کرتے تھے۔ آپؐ اپنے صحابہؓ میں گھل
مل جاتے اور جب ان میں ہوتے تو ان
ہی کی طرح ہو جاتے ان میں سے اپنے
آپ کو ممتاز نہ دیکھتے اور ان کے ساتھ
مذاق کرتے اور اٹھکیلیاں فرما لیتے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
یہی طرز عمل ہمارے لئے اسوۂ حسنہ
ہے جیسے فرمایا:۔

"لقد کان لکم فی
رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ"

(سورۃ الاحزاب)

اس لئے آج ضرورت ہے کہ آپؐ
کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے اور
اپنی مجالس کو آپؐ کے رنگ میں ہی
رنگین کریں تا ہم خدا تعالیٰ کی محبت اور
قرب پائیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین!

ہمیشہ الفضل میں اشتہار دیں

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ نسیمہ بیگم صاحبہ ایک سال سے زائد عرصہ ہوا عرق النساء کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ باوجود آپریشن کے ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ زخم بھی ابھی تکلیف دہ ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ شافی مطلق اپنے فضل سے جملہ عوارض دور کر کے انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین!

(عبدالرحمان دہلوی۔ دارالصدر شمالی ربوہ)

میرا لڑکا عزیز قمرالدین ایک عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور اس وقت مینٹل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ملک فضل الدین کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

میرے بڑے بھائی مکرم رشید احمد صاحب عرصہ سے بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور حالات سے پریشان ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(انام احمد۔ دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم ستمبر تا ۱۵ ستمبر ۱۹۷۸ء

(۳)

۸۹	مکرم ایم اے خالق صاحب لدھیانوی	راولپنڈی	۱۰۔۰۰
۹۰	ملک محمد نسیم صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ	//	۵۰۔۰۰
۹۱	// رضوان احمد صاحب	//	۱۰۔۰۰
۹۲	// فضل الرحمن خان صاحب	//	۱۰۔۰۰
۹۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ لطف المنان صاحب	//	۱۰۔۰۰
۹۴	مکرم حافظ امیر حسن صاحب	//	۲۰۔۰۰
۹۵	مکرمہ بیگم ڈاکٹر عین النعیم صاحب	//	۵۰۔۰۰
۹۶	مکرم سہیل انور ابن ملک محمد عبداللہ صاحب	//	۲۰۔۰۰
۹۷	مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ	//	۲۵۔۰۰
۹۸	// نثار اختر صاحبہ دختر ملک محمد عبداللہ صاحب	//	۲۰۔۰۰
۹۹	مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب	//	۱۰۔۰۰
۱۰۰	// قریشی محمد عظیم صاحب	//	۳۰۔۰۰
۱۰۱	// مرزا اسلم بیگ صاحب	//	۲۰۔۰۰
۱۰۲	مکرمہ امۃ الرحمن ناصر صاحبہ	//	۱۰۔۰۰
۱۰۳	مکرم میجر اسلم حیات خان صاحب	//	۱۰۔۰۰
۱۰۴	// عبدالوہاب خان صاحب	//	۵۰۔۰۰
۱۰۵	مکرمہ بیگم ناصرہ باسط صاحب	//	۲۵۔۰۰
۱۰۶	مکرم میجر منصور عالم صاحب	//	۵۰۔۰۰
۱۰۷	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالقیوم صاحب	//	۳۰۔۰۰
۱۰۸	// بیگم شمیم اعجاز صاحب	//	۴۰۔۰۰
۱۰۹	مکرم محمود احمد صاحب باجوہ	//	۱۰۔۰۰
۱۱۰	// ناصر احمد صاحب ابن ملک محمد اسحاق صاحب	//	۲۵۔۰۰
۱۱۱	جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی		۱۵۔۰۰
۱۱۲	مکرم نثار احمد صاحب اوکاڑہ چھاؤنی		۲۵۔۰۰
۱۱۳	// ناظر حسین صاحب صدر جماعت چک جھمرہ		۲۴۔۰۰
۱۱۴	جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۸ ج ب تلونڈی		۲۰۔۰۰
۱۱۵	مکرم عبدالسلام صاحب میرپور۔ آزاد کشمیر		۱۰۔۰۰
۱۱۶	مکرمہ مبارکہ عزیزہ صاحبہ واپڈا کالونی گدو		۱۰۔۰۰
۱۱۷	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب علی پور ملتان		۵۰۔۰۰
۱۱۸	مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ	// //	۱۰۔۰۰
۱۱۹	// شاہدہ مختار صاحبہ	دوڑ //	۲۰۔۰۰
۱۲۰	مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب چک نمبر 74/P	رحیم یار خاں	۲۰۔۰۰
۱۲۱	// خلیل احمد صاحب ظفر آباد لائینی		۲۵۔۰۰
۱۲۲	// منظور احمد صاحب مڑھ بلوچاں		۱۰۔۰۰
۱۲۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ //	//	۳۰۔۰۰
۱۲۴	مکرم حکیم جلال الدین صاحب مرحوم بذریعہ نذر محمد صاحب	//	۵۰۔۰۰
۱۲۵	مکرمہ امۃ الباسط شاہین صاحبہ	//	۱۰۔۰۰
۱۲۶	مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم		۶۰۔۰۰
۱۲۷	مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ چک نمبر ۱۱ ج سرگودھا		۱۰۔۰۰
۱۲۸	مکرم عبداللطیف صاحب دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ		۲۰۔۰۰

ٹکٹ برائے سالانہ اجتماع انصاراللہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ۲۷؍۱۰ کو بارہ ۱۲ بجے تک اپنے ٹکٹ حاصل فرمالیں۔ نمائندگان، اراکین انصاراللہ اور زائرین کو ۲۷؍۱۰ بارہ بجے تک دارالضیافت اور مرکزی دفتر انصاراللہ سے ملیں گے اور اس کے بعد دفتر انصاراللہ کے جنوبی گیٹ کے ساتھ شامیانہ میں واقع منتظم صاحب تقسیم ٹکٹ کے دفتر سے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ (سیکرٹری مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ رخشندہ یاسمین کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۹ اکتوبر بعد نماز عصر میرے مکان واقع دارالصدر غربی ربوہ میں عمل میں آئی۔ اس کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء ہمراہ عزیزم مبشر احمد ابن ایم۔ ظفراللہ صاحب آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور پڑھا تھا۔ ہر دو عزیزان محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم آف لاہور کے نواسے اور نواسی ہیں۔

لاہور سے بارات ربوہ آئی۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز بعد نماز عصر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ بعد ازاں عزیزم فضل کریم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

اس کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ نے بھی شرکت فرما کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے دلی دعاؤں کے ساتھ بچی کو رخصت فرمایا۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو ہر جہت سے ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد آف چنیوٹ)

درخواست دعاء

مکرم مولوی محمد تقی صاحب محلہ دارالرحمت شرقی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نورالدین خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

۱۲۹	مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ لودھراں	۳۵۔۲۵
۱۳۰	// محمد شفیق صاحب رسالپور	۲۲۲۔۰۰
۱۳۱	// شیخ محمود احمد صاحب ایمن آباد	۲۰۔۰۰
۱۳۲	// منصور احمد صاحب مرالہ۔ گجرات	۱۰۔۰۰
۱۳۳	مکرمہ نذیراں بی بی دختر متعلی خاں صاحب // //	۱۰۰۔۰۰
۱۳۴	مکرم شریف احمد صاحب // //	۵۰۔۰۰
۱۳۵	// سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کھاریاں	۲۶۹۔۰۰
۱۳۶	// خلیل احمد صاحب شہدادپور	۳۰۰۔۰۰
۱۳۷	// غلام رسول صاحب //	۱۰۔۰۰
۱۳۸	// محمد ارشاد اللہ صاحب سیکرٹری مال موہلن کے	۲۵۔۰۰
۱۳۹	مکرمہ اتم مبشر احمد صاحب گھڑیال کلاں شیخوپورہ	۱۰۔۰۰
۱۴۰	مکرم عبدالرشید خان صاحب کرشن نگر لاہور	۲۰۔۰۰
۱۴۱	// چوہدری ظفراللہ خان صاحب منصور احمد صاحب گھٹیالیاں	۲۰۰۔۰۰
۱۴۲	// الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی	۱۵۔۰۰

تریاق اٹھرا مکمل کورس بیس ۲۰ روپے خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے سالِ اوّل کا مطالبہ اور مخلصین کی پیشکش

۲۰ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے یاد دلایا کہ ۱۹۳۴ء میں جب سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے تحریکِ جدید کے مقاصدِ عالیہ بسلسلہ اشاعتِ اسلام کے لئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کے حضور کم و بیش ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ آج بھی تحریکِ جدید کے لئے قربانیاں کرنے میں ویسی ہی رُوح اور فدائیت کی ضرورت ہے۔ سالِ نو کے مقرر کردہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ کا حاصل کرنا پاکستانی جماعتوں کے لئے از بس ضروری ہے۔ عہدیدارانِ جماعت کو چاہیئے کہ احباب جماعت سے اچھی مالی حیثیت کے مطابق وعدے حاصل کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے اور دعائیں کرنے کا یہی وقت ہے اور اشاعتِ اسلام کی ضرورتوں کو پُورا کرنا پاکستانی جماعتوں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

مجلس انصار اللہ کا اکیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ر اخاء/ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی شاندار روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع بے حد برکات کا حامل ہے دوستوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اجتماع انصار اللہ کے موقع پر انتظام رہائش

اجتماع انصار اللہ پر آنے والے احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ امسال قیام گاہ لجنہ اماء اللہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ قیام گاہ دارالضیافت کے جنوب میں واقع ہے اس لئے اجتماع پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مقررہ جگہ پر تشریف لائیں۔ امسال دفتر انصار اللہ کے ہال میں رہائش کا انتظام نہیں ہو گا۔

(منتظم رہائش اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ بلوچستان نے مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو میرے بیٹے عزیزم جاوید اقبال صاحب آف کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ غزالہ غالب صاحبہ بنت محترم راجہ غالب احمد صاحب آف گلبرگ لاہور مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم راجہ صاحب موصوف کی کوٹھی واقع گلبرگ لاہور میں پڑھا۔

عزیزم جاوید اقبال محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا پوتا اور عزیزہ غزالہ غالب صاحبہ محترم راجہ علی محمد صاحب مرحوم افسر مال کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکات و افضال بنائے۔

(خاکسار شیخ محمد اقبال آف کوئٹہ حال مقیم کوٹھی چوہدری غلام اللہ صاحب گلبرگ۔ لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون نمبر ۵۲۱ رہائش ۴۳۱

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْت (حدیثِ نبویؐ)

ہر مرض کی دوا ہے سوائے (جسم یا کسی عضو کی) موت کے

آپ مریض ہیں یا معالج

آپریشن سے پہلے

- دس مرتبہ سوچیئے۔
- بیمار دانت ہوں یا ٹانسلز
- نکرے ہوں، ناخونہ ہو یا موتیا
- پتے اور گُردوں میں درد ہو یا پتھریاں
- جسم میں کسی جگہ گلٹیاں ہوں، رسولی ہو یا کینسر
- جلد کے اُوپر موہکے ہوں یا چہرہ پر کیل
- بواسیر ہو یا ناسور (فسچولا)
- عورتوں کا بانجھ پن ہو یا کوئی اندرونی خرابی
- بچوں کے دانت اور اعضاء ٹیڑھے اور بے ترتیب ہوں یا بڑوں کے ناخن خراب ہوں۔
- اِن میں سے ہر مرض کے لئے آپریشن کی بجائے متعلقہ کیور۔ CURE (اُونچی طاقت کی اکسیر) کی تفصیلات کیوریٹو سسٹم کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں۔

لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مُفت حاصل کریں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

پروگرام معائنہ مریضاں

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی

ایم۔ اے (سیاسیات) ایل ایل۔ بی —— فاضل عربی

مائنڈ اینڈ میموری کا ایکسپرٹ۔ موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

بروز جمعہ :- کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شفاء ہسپتال) بمقام بھیرہ

روزانہ :- سوائے جمعہ کے :- کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ ۶۰۶/۶۰۷

اپنی جملہ طبّی ضروریات کے لئے یاد رکھیں

فضلِ عمرؓ دواخانہ

قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

تبدیلی سائیکل

۲۱ر اکتوبر کی رات کو مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فاروقی مسجد اقصیٰ روڈ کی دکان پر سے کوئی صاحب غلطی سے سائیکل تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ التماس ہے کہ وہ درج ذیل پتہ پر رجوع کر کے اپنا سائیکل تبدیل کر لیں۔

(حمید الدین اختر معرفت چوہدری ناصر الدین صاحب آڈیٹر تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴